# زندگی کا مقصد

21-February-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

## دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

**مَدَنی پھول:** جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ

## بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی،

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** زندگی اللہ پاک کی نعمت ہے، ہر نعمت کا کوئی نہ کوئی استعمال (Use) ہوتا ہے، اس زندگی کا بھی کچھ نہ کچھ استعمال (مقصد) ضرور ہے۔ لٰہذا جو اسلامی بہن اپنے سامنے ایک خاص مقصد رکھ کر زندگی گزارتی ہے تو وہ اُس مقصد میں کبھی نہ کبھی کامیاب ہو ہی جاتی ہے، اور اگر کسی وجہ سے اس مقصد میں کامیابی نہ بھی ملے تو مقصد کو پانے کی جدوجہد مقصد کے قریب ضرور کر دیتی ہے۔ آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"زندگی کا مقصد"** ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے یہ آج ہم سنیں گی۔ ہم اُس مقصد کو پانے کے لیے کیا کچھ عمل کر رہی ہیں اور کیا کچھ عمل کر سکتی ہیں اس پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ ہمارے بزرگوں کا زندگی گزارنے کا کیا انداز تھا اور ہم اپنی زندگی کو کس طرح گزار رہی ہیں، اس پر بھی مدنی پھول آج کے بیان میں پیش کئے جائیں گے۔ دِلجمعی کے ساتھ اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دنیا و آخرت بہتر بنانے کے کئی مدنی پھول حاصل ہوں گے۔

## عبادتِ الٰہی اور اس کا بدلہ

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، انہوں نے زندگی کی آسائشوں اور لذتوں کو ترک کر دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے باحیا، تمام عیبوں سے دور اور اللہ پاک کے ولی تھے۔

حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولات میں سے تھا کہ رات قیام میں گزارتے اور دن روزہ کی حالت میں بسر کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود پر روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھنا لازم کر رکھا تھا۔ طلوعِ آفتاب سے لے کر عصر تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے جب لوٹتے تو پاؤں اور پنڈلیاں سُوجی ہوتیں۔ اپنے نفس سے فرماتے: اے نفس! اے برائی کا حکم دینے والے! تجھے تو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا! میں تجھے مسلسل سرگرم عمل رکھوں گا حتی کہ بستر بھی تجھ سے اپنا حصہ وصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وادیِ سباء کی طرف تشریف لے گئے وہاں ایک حبشی عابد بھی رہتے تھے جو اس ویرانے میں عبادت کرتے رہتے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وادی کے ایک کونے میں اور وہ عابد دوسرے کونے میں مشغولِ عبادت ہو گئے۔ چالیس دن اور چالیس رات تک دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو باجماعت نماز ادا کرتے پھر اپنی اپنی جگہ جا کر نوافل میں مشغول ہو جاتے۔ 40 دن بعد ان حبشی بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے عامر! کون سی چیز آپ کے لئے باعثِ ہلاکت ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔

ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہوئے تو رونے لگے۔ عرض کی گئی: آپ تو بڑے پرہیز گار اور زاہد ہیں پھر کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ اللہ پاک کی قسم! میں دنیا کے چھوٹنے پر یا موت کی تلخی کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ سفر لمبا اور زادِ راہ کم ہے۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کو خواب میں ندا دیتے سنا

کہ لوگوں کو آگاہ کردو حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اللہ پاک سے ملاقات ہوگی اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی اس دن ان کا چہرہ (Face) چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔(حلیۃ الاولیاء، ۱/۱۴۲تا۱۵۰ملتقطاً وبتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** یقیناً اللہ والوں کا انداز نرالا ہوتا ہے۔چونکہ یہ نیک بندے زندگی کی حقیقت سے واقف ہوتے ہیں اس لیے اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد (Purpose) بناتے ہیں اور وہ ہے اللہ پاک کی عبادت اور اس کی اطاعت۔ان کی زندگیاں پھر ہمیشہ اسی مقصد کے گرد گھوتی نظر آتی ہیں اور وہ نہ صرف اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں بلکہ انہیں اس پر انعام بھی ملتا ہے۔جیسا کہ ہم نے سَیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سنا۔

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہم بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے مگر افسوس ہم آخرت کی بجائے دنیا کو ہی ترجیح دیتی ہیں، دنیا کے لیے جیتی ہیں، دنیا کے لیے منصوبے بناتی ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم زندگی کے مقصد کو فراموش کر بیٹھتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ہمیں کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے؟ کیونکہ جب تک کسی چیز کا مقصد سمجھ نہ آئے اُس کا درست استعمال بھی نہیں ہو سکتا۔

قلم کی مثال لے لیجئے، کئی اسلامی بہنیں اپنے پاس قلم رکھتی ہیں، لیکن کب تک؟ جب تک وہ لکھتا رہتا ہے، جیسے ہی قلم لکھنا بند کر دے اس کا مقصد ختم ہو جائے تو کوئی بھی اسلامی بہن اسے اپنے پاس نہیں رکھتی۔

اسی طرح پاؤں میں جوتے پہنے جاتے ہیں، یہ جوتے پیروں کی زینت تب تک بنے رہتے ہیں جب تک وہ ہمارے لیے آرام دہ ثابت ہوتے رہتے ہیں، جوتے اس وقت تک استعمال میں رہتے ہیں جب تک وہ ہمارے پیروں کو کیچڑ، دھول مٹی سے محفوظ رکھتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے جب چپل پرانی ہو جاتی ہے ٹوٹ جاتی ہے تو اس چپل کو پیروں سے الگ کر دیا جاتا ہے، اسی طرح ایک بہت طویل فہرست ہے۔ آپ زندگی کی چیزوں کو دیکھتی چلی جائیے، ہر چیز جب تک اپنے مقصد پر قائم رہتی ہے، ہم اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں جیسے ہی مقصد ختم ہوتا ہے اس چیز کو بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

کبھی ہم بھی غور کریں! ہمیں کیوں بنایا گیا ہے؟ ہم بھی تو اللہ پاک کی مخلوق ہیں، ہمیں اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے، جب ساری مخلوق کو بنانے کا مقصد ہے تو حضرت انسان کو بنانے کا کیا مقصد ہے؟ کیا اس حسین و جمیل، عقل مند و شعور یافتہ انسان کو بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ نہیں نہیں! اس انسان کو بنانے کا بھی مقصد ہے۔ چنانچہ پارہ 18 **سورۃُ المؤمِنُون** آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

**اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾**

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

(پ:۱۸، المؤمنون:۱۱۵)

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** گویا ہمیں جھنجھوڑا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ کوئی وجہ ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اسی مقصدِ تخلیق (Purpose of Creation) کو پارہ 29، سُورۃُ الملک آیت 2 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

**الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ**

ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ

اچھا ہے (پ ۲۹، الملک ۲)

## زندگی آمد برائے بندگی!

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس آیتِ کریمہ میں اس بات کا اظہار ہے کہ انسان کو زندگی اور موت دینے کا واضح مقصد یہ ہے کہ وہ نیک عمل کرے۔ ☆**یعنی یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ نیکیاں کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر حسنِ اخلاق پیدا کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ زہد اور تقویٰ اختیار کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ عاجزی وانکساری اختیار کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اتباعِ شریعت کا جذبہ بیدار کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ دل میں محبتِ الٰہی کا بیج بوئیں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اللہ پاک کی عبادت کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ تلاوتِ قرآن کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ درودِ پاک پڑھیں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ نمازیں پڑھیں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ دل میں خشیتِ الٰہی پیدا کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر حیا کا جوہر پیدا کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ خود میں اتباعِ رسول کا جذبہ پیدا کریں، ☆**یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم اپنے کردار کو مدنی کردار میں ڈھالیں، ☆اَلْغَرَض! **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اسے اللہ پاک کی عبادت اور اس کی اطاعت میں گزاریں۔

کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

زِندگی آمد برائے بَندَگی

زِندگی　　بے　　بَندَگی　　شَرمِندگی

یعنی زندگی عبادت کرنے کے لیے ملی ہے، بغیر عبادت کے بسر کئے جانے والی زندگی شرمندگی کا باعث ہے۔

## وقت کی ناقدری

افسوس! صد افسوس! آج حالت عجیب ہوگئی ہے، ہر طرف گناہوں کی بھرمار ہے، مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو فضول کاموں میں مبتلا ہو کر وقت جیسی عظیم اور انمول نعمت کو برباد کرتی نظر آرہی ہے۔ ☆ دنیا کی مَحَبَّت اور فکرِ آخِرت سے غفلت کے سبب مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے کوسوں دُور ہوتی جارہی ہے۔ ☆ کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر مختلف چینلز فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" دیکھنے میں نفس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، ☆ کئی خواتین ایسی ہوتی ہیں جو روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبار، ناول اور ڈائجسٹ پڑھ ڈالتی ہیں مگر مہینوں مہینوں قرآنِ پاک کی چند آیات کی تلاوت کی سعادت حاصل نہیں کرپاتیں۔ ☆ دن میں سینکڑوں سینکڑوں میسیجز ٹائپ کر کے بھیجنے والیوں کو اذان کا جواب دینے کا موقع نہیں مل پاتا۔ اَلغَرَض! ☆ ایک تعداد ہے جو دنیا کے مقاصد پانے کے لیے تو بڑی متحرک و تیز (Active) نظر آتی ہے مگر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتی۔

ذرا سوچئے! نجانے کیسے عجیب عجیب کاموں میں ہم اپنے اوقات کو ضائع کررہی ہیں۔ حالانکہ یہی اوقات اور یہی لمحات ہمیں اپنی آخرت کو بہتر کرنے میں صرف کرنے تھے۔ آیئے! اپنے وقت کی قدر کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے وقت کے قدر دانوں کے کچھ ارشادات سنتی ہیں:

# وقت کے قدردانوں کے ارشادات

امیرُ المُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم فرماتے ہیں: یہ ایّام تمہاری زندگی کے صَفحات ہیں ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو۔

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یاامیرَالمومنین! یہ کام آپ کل پر مُؤخَّر کردیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کرپاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑدوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کرسکوں گا؟

حضرت امام شافعی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دے گا۔ (انمول ہیرے، ص۱۶، ۱۷)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہمیں چاہیے کہ اپنے وقت کی قدر کریں اور اپنے زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے اس کا بہترین استعمال کریں۔ وقت ایک ایسی شے ہے جو روکنے سے نہیں رکتا۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے وقت کا استعمال کرے۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کل ہر شخص زندگی میں کچھ نہ کچھ منصوبہ بنائے ہوئے ہوتا ہے۔ جس کو پانے کے لیے اس کی جستجو جاری ہوتی ہے۔

## دل میں مقصد ہونا چاہیے

مثلاً کوئی طالبِ علم (Student) ہو تو اس نے یہ سوچا ہوا ہوتا ہے کہ پہلے میٹرک مکمل (Complete) کرنا ہے۔ میٹرک کلیئر کر لینے کے بعد یہ طے کرتا ہے کہ مجھے اعلیٰ تعلیم میں کہاں تک جانا ہے۔ یوں وہ ایک پورا منصوبہ بنا کر پھر اپنے ہدف کی طرف بڑھنے کے لیے کوشش شروع کر دیتا ہے۔

اسی طرح کوئی تاجر (Businessman) جب اپنا بزنس شروع کرتا ہے تو سوچتا ہے کہ آج ایک دکان ہے، مجھے ایسی محنت کرنی ہے کہ میں اپنی کچھ نئی شاخیں (Branches) بھی کھول سکوں۔ جب اتنی شاخیں کھول لوں گا تو پھر اپنا کارخانہ اور فیکٹری لگا لوں گا، جب ایک فیکٹری ہو جائے گی تو پھر اگلے اتنے سالوں میں مجھے دو فیکٹریاں کرنی ہوں گی، یوں ایک بزنس مین اپنے اہداف بناتا رہتا ہے اور اپنے مقصد کو پانے کے لیے ان کی طرف سفر کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح کچھ لوگ اپنے بیوی بچوں (Family) کے لیے بھی کچھ منصوبہ سازی (Planning) کرتے نظر آتے ہیں، کہ میرے بچے ہیں، میں نے انہیں کیا بنانا ہے، کیسے پڑھانا ہے، کیسے ان کی تربیت کرنی ہے، کیسے ان کے مستقبل کو سنوارنا ہے، کیسے انہیں ایک کامیاب انسان کیسے بنانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

یاد رکھئے! پلاننگ دو طرح کی ہے، ایک وہ جو ہم نے اپنی زندگی اور اپنے بچوں کے لیے بنائی ہوئی ہے جبکہ دوسری وہ پلاننگ ہے جس کی طرف دین اور شریعت ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ جس کی طرف قرآن اور احادیث رہنمائی کرتے ہیں اور جو ہمیں اپنے بزرگوں کی زندگیوں میں نظر آتی ہے۔

## اللہ والوں کے اندازِ زندگی

اے کاش کہ ہم کبھی یہ بھی جان لیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیاں کیسے گزاریں، اے کاش کہ

ہم یہ سمجھنے والی بن جائیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیوں میں کن مقاصد کو اپنا ہدف بنایا اور ان اہداف کو پانے کے لیے کیسا زبردست منصوبہ بنایا۔ آیئے! بزرگانِ دین کے کچھ واقعات سنتی ہیں:

## اے نفس تجھے مبارک!

حضرتِ رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا بہت بڑی ولیہ تھیں۔ بڑی عبادت گزار اور شب بیدار خاتون تھیں۔ اپنی زندگی انہوں نے عبادت کرنے میں ہی گزار دی تھی۔ ان کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتیں: "اے رابعہ! (ہوسکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہو سکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو لہٰذا اُٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کر لے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر! سونا مت! جاگ کر اپنے ربّ کی عبادت کر!" یہ کہنے کے بعد آپ اُٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کر لیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کر کے فرماتیں: "اے میرے نفس! تجھے مبارک ہو کہ گزشتہ رات تُو نے بڑی مشقت اُٹھائی لیکن یاد رکھ کہ یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لیے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربّ کو راضی کر لو۔ اس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس (50) سال گزار دیے کہ آپ نہ تو کبھی بستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (خوفِ خدا، ص:۹۴)

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی ایک کنیز نے وصال کے ایک سال بعد انہیں خواب میں اس

حال میں دیکھا کہ وہ جنّت کے اَعْلیٰ دَرَجوں میں ہیں اور سبز ریشم کا بہترین لباس زَیبِ بدن کیا ہوا ہے او رسبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے۔ کنیز کا بیان ہے کہ اللہ پاک کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پہنا ہوا تھا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱٦۸، ملتقطاً)

## وہ مقتول کون ہے؟

اسی طرح ایک اور اللہ کے ولی حضرت سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں جنہوں نے ساری زندگی مقصدِ زندگی (Purpose of Life) کو پانے میں صرف کی۔ حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، مشہور صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شاگردِ خاص تھے۔ کثرت سے عبادت کرنا آپ کا معمول تھا، خوفِ خدا کے سبب آپ کی حالت یہ تھی کہ موت قبر اور آخرت کے سوا کچھ یاد نہ رہتا۔ آپ کے ایک شاگرد کا بیان ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زلفیں سجائی ہوئی تھیں۔ شام کے وقت جب گھر تشریف لے جانے لگتے تو ہم ان کے بالوں میں نشانی رکھ لیتے۔ جب صبح ہوتی تو وہ نشانی جوں کی توں بر قرار ہوتی۔ اس سے ہم پہچان جاتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری رات بستر پر نہیں لیٹے اور ساری رات عبادت میں بسر کی۔

حضرتِ سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ انہیں (رات بھر عبادت میں مشغول پاتیں تو) فرماتیں: اے بیٹے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عرض کرتے: اے امی جان! جس پر رات چھا جائے اور اسے خود پر شب خون مارے جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ رات کو نہ سوئے۔ کچھ دیر بعد جب والدہ نے رونے کی آواز سنی اور شب بیداری دیکھی تو کہا: اے بیٹے! (تیرا رونا تو ایسا ہے کہ) شاید تو نے کسی کو قتل کیا ہو؟ حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: جی ہاں، اے امی جان! (ایسا ہی ہے) میں

نے کسی کو قتل کیا ہے۔ والدہ نے پوچھا: وہ مقتول کون ہے؟ کہ اس کے ورثاء سے سفارش کی جائے تاکہ وہ تمہیں معاف کردیں۔ اللہ پاک کی قسم! اگر اس مقتول کے ورثاء کو تمہاری آہ وزاری اور شب بیداری کرنا معلوم ہوجائے تو وہ تم پر رحم کرتے ہوئے ضرور تمہیں معاف کردیں۔ عرض کی: امی جان! وہ مقتول کوئی اور نہیں بلکہ میرا نفس ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۱۸۳تا۱۸۵ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس میں کوئی شک نہیں اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے اولیائے کرام کا طرزِ زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، **یہ وہ لوگ تھے** جو رضائے الٰہی کے لیے ہمیشہ کمربستہ رہتے، **یہ وہ لوگ تھے** جو دنیا سے دور رہ کر آخرت کی تیاری کرتے، **یہ وہ لوگ تھے** جو دنیا میں رہتے تو تھے مگر دنیا کے ہوتے نہیں تھے، **یہ وہ لوگ تھے** جنہوں نے اپنی عملی زندگی سے سبق دیا ہے کہ ایک مسلمان دنیا کو آخرت کی کھیتی کس طرح بنا سکتا ہے، **یہ وہ لوگ تھے** جنہوں نے اپنی مدنی سوچ اور مدنی کردار کے ذریعے ثابت کیا کہ ایک مسلمان کو دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے۔ اگر انہیں اپنا آئیڈیل بنالیں تو مقصدِ حیات کو پانا کافی آسان ہوسکتا ہے۔

## تذکرۂ مَلِکُ العلماء

ان نیک صفت لوگوں میں سے ایک شخصیت **ملک العلماء**، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی ظفرالدین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ انہوں نے رضائے الٰہی کو مقصدِ حیات بنا کر حصولِ علم اور تبلیغِ دین میں ساری زندگی وقف کردی۔ **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے نیک اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر تھے۔ **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا آخری عمر تک یہ معمول رہا کہ

فجر سے پہلے بیدار ہوتے اور نمازِ فجر کی تیاری کرتے، سنتیں پڑھ کر وظائف میں مصروف ہو جاتے، پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر مختصر وظائف پڑھتے، پھر صبح کی سیر کے لیے جاتے تب بھی ذکرِ الٰہی جاری رہتا۔ **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ باجماعت کے بڑے پابند تھے، **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سنتوں کے متوالے اور مستحبات تک کی پابندی کرنے والے بزرگ تھے۔

**حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علم کے فروغ اور درس و تدریس کا ہمیشہ سے شوق رہا۔ آپ کا ایک باورچی (Cook) تھا جو پڑھا لکھا نہیں تھا مگر مولانا ظفرالدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تبلیغِ علم اور تبلیغِ دین کا ایسا شوق رکھتے تھے کہ خود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس باورچی کو قرآنِ کریم کے کئی پارے پڑھائے تھے۔ یہ عظیم بزرگ، عالم، مفتی بلکہ سینکڑوں علما کے استاذ تقریباً 80 سال کی کامیاب عمر گزار کر 19 جمادیٰ الاخریٰ 1382 ہجری کو اسمِ جلالت اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ (ملک العلما، ص۶۰ تا ۷۲ ملتقطاً) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## مجلس "شعبۂ تعلیم"

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں کے ذکر سے جہاں اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں وہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا بھی جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ یقیناً اگر ہم اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا شروع ہو جائیں تو اپنے مقصدِ حقیقی میں کامیاب ہو کر اللہ پاک کی رحمتوں کی حق دار بن جائیں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں انبیائے کرام، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی جاتی ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اِنْ شَآءَ اللہ نیک بننے اور فکرِ آخرت میں کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک

دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کررہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلِف تعلیمی اِداروں سے مُنسلِک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کی بھی اس حوالے سے ایک مجلس قائم ہے جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، اس مجلس کی اسلامی بہنیں کالجز اور یونیورسٹیز کی مدرسات اور طالبات سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کر کے اِنہیں امت پر شفیق آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے۔ اور خوب خوب مدنی کاموں کی دھومیں مچاتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## دن کا اعلان!

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہم زندگی کے مقصد کے بارے میں سُن رہی تھیں، حضرتِ سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شُعَبُ الایمان میں نقل کرتے ہیں کہ غمخواروں کے غمخوار آقا، مکی مدنی سرکار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس وَقْت "دِن" یہ اِعلان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، ۳/۳۸۶، حدیث ۳۸۴۰ ملخصاً)

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ اے اِبنِ آدم! تُو مختلف مَرحلوں کا مجموعہ ہے، جب بھی تیرے پاس سے دن یا رات گزرتے ہیں تو تیرا ایک مَرحلہ خَتم ہو جاتا ہے اور جب تیرے تمام مَراحِل خَتم ہو جائیں گے تو تُو اپنی مَنزِل یعنی جنَّت یا جہنَّم تک پہنچ جائے گا۔

(قوت القلوب، الفصل الثامن ولعشرون، ج ۱، ص ۱۸۷ عربی)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی زندگی کا جو دن نصیب ہو جائے اسے غنیمت جاننا چاہیے اور اپنے زندگی کے مقصدِ حقیقی کو پانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اس لیے جتنا ہو سکے اچھے اچھے کام کرلینے چاہئیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آنے والا کل ہمیں نصیب ہو گا یا نہیں؟ ہم نہیں جانتی کہ کل ہمیں لوگ "محترمہ" کہہ کر بلاتے ہیں یا "مرحومہ (Late)" کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور وقت کی یہی تیز رفتاری ہمیں اپنی موت کی منزل کی طرف لئے جا رہی ہے۔ قرآنِ پاک ہمیں بتا رہا ہے، چُنانچہ پارہ 30 سورہ اِنشِقاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾

ترجَمہ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

## منصوبہ سازی مگر کس لیے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں کیا اعمال لے کر جانے ہیں؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ ہمیں نیک اعمال کی کثرت کیسے کرنی ہے؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ آخرت کو کیسے بہتر بنانا ہے؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ قبر کیسے نورٌ علیٰ نور ہو سکتی ہے؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ جہنم کے ہولناک عذاب سے کیسے بچ سکتی ہیں؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ پل صراط کے لیے بہترین سواری کیا ہو سکتی ہے؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ حساب کتاب سے کیسے جان چھوٹے گی؟ ☆منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ ہم محشر کی سخت دھوپ سے کیسے بچ سکتی

ہیں ؟☆ **منصوبہ** تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ ہم قیامت کی گرمی سے کیسے محفوظ رہ سکیں گی ؟☆ **منصوبہ** تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ قیامت کی بھوک پیاس سے کیسے بچ سکتی ہیں ؟ اَلْغَرَض! ☆ **منصوبہ** تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ دنیا میں بہترین عمل کر کے جنت کا ابدی گھر کیسے حاصل کر سکتی ہیں مگر افسوس! ہم نے دنیا کی منصوبہ سازیوں میں لگ کر مال دولت کی حرص میں مبتلا ہو کر اپنے مقصدِ حیات کو فراموش کر دیا۔

ذرا سوچئے! ☆ کبھی ہم نے آخرت کا نفع پانے کے لیے بھی کوئی منصوبہ بنایا ہے ؟☆ ختمِ قرآن ہم کتنے دنوں میں کس طرح سے کر سکتی ہیں، کبھی اس پر بھی عمل کیا ہے ؟☆ پانچ نمازیں تو فرض ہیں ان کے علاوہ تہجد، اوّابین اور اشراق چاشت کی سعادت ہمیں کیسے حاصل ہو سکتی ہے کیا کبھی اس کا بھی سوچا ہے ؟ ☆ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفل روزے رکھتے، ہم اس سعادت سے کیسے بہرہ ور ہو سکتی ہیں کبھی خیال کیا ہے ؟☆ اللہ والے اور اللہ والیاں کئی کئی راتیں نماز و قیام میں گزار دیتے کبھی ہمیں بھی یہ سعادت حاصل ہوئی ہے ؟☆ نیکی کی دعوت دینا دین کا بنیادی فریضہ ہے کیا ہم نے بھی یہ سوچا ہے کہ ہم کس طرح نیکی کی دعوت میں حصہ لے سکتی ہیں ؟

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** جلدی کیجئے! آخرت کو بہتر کرنے والے کاموں کی رغبت بیدار کیجئے اور اسی میں مصروف ہو جائیے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جلدی کرو! جلدی کرو! تمہاری زِندَگی کیا ہے ؟ یہی چند سانس تو ہیں۔ اگر رُک جائیں تو تمہارے اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ کام جن سے تم اللہ پاک کا قُرب حاصل کر سکتے ہو انہیں جلدی سے کر لو۔ کیونکہ سانسیں ہی تو ہیں جو رُک گئیں تو پھر کچھ نہیں کر سکو گے، اللہ پاک اس شَخْص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے۔ یہ کہنے کے بعد حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 84 تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں گنتی سے سانسوں کی گنتی مُراد ہے۔(اِحْیاءُ الْعُلُوم، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، ۵/ ۲۰۵) یعنی گنتی(Counting)ہو رہی ہے کہ کب دن مکمل ہوتے ہیں؟ گنتی ہو رہی ہے کہ کب راتوں کی تعداد مکمل ہوتی ہے؟ گنتی ہو رہی ہے کہ کب سانسوں کی تعداد پوری ہوتی ہے؟ گنتی ہو رہی ہے کہ کب مقدر کا لکھا دانہ پانی ختم ہوتا ہے؟ جیسے ہی گنتی مکمل ہوئی ملک الموت آئیں گے اور پھر ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں مل سکے گی۔

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتی ہیں جب زندگی بلکہ زِنْدَگی کے ہر ہر لمحہ کی قدر کریں۔ ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتی ہیں جب اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا نہ ہوں، ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتی ہیں جب سونے اور جَوَاہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقدْری نہ کریں، ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتی ہیں جب اپنے شب و روز کو فُضُولیات اور دُنْیَوِی عَیش کوشیوں میں ضائع نہ کریں، ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتی ہیں جب ان کاموں کو بجالانے میں ہرگز سُستی کا مُظَاہَرہ نہ کریں جنہیں شریعت نے کرنے کا حُکْم فرمایا ہے۔ ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتی ہیں جب شریعت کے منع کئے ہوئے کاموں میں **"اگر مگر" "چُونکہ چُنانچہ"** سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کریں اور انہیں چھوڑ دیں۔

آج موقع ہے ہم طے کرلیں کہ دنیا میں چند دنوں کی عیش کرنی ہے یا جنت کے حقیقی عیش سے لطف اندوز ہونا ہے۔ آج اچھے کام کرکے کل کو اچھا بنانا ہے یا آج برے کام کرکے کل کو برباد کرنا ہے؟ یاد رکھئے! اگر ہم اِس فانی دُنیا کی رَنگینیوں میں ہی لگی رہیں، دُنْیَوِی مُسْتَقْبِل کو سَنْوَارنے میں ہی ہمارے قیمتی اَیّام

صرف ہوگئے اور مَوت کا فِرِشتہ آن پہنچا تو ایک بار سُبْحٰنَ الله کہنے کی بھی مُہلَت نہیں دی جائے گی۔

## اچانک موت

منقول ہے کہ بَنِی اِسرَائیل میں سے ایک شخص نے مال جَمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختَلِف اَموال دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حَسرَت سے رونے لگا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بدَن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کردُوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کردوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مُہلَت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ (پھر) مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قبض فرمالی۔ (اِحْیاءُ الْعُلُوم کا خُلاصہ / ۳۸۹)

## مدنی انعام نمبر 26 کی ترغیب

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اس پُرفتن دور میں زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** عطا فرمائے ہیں۔ اگر ان انعامات پر عمل کیا جائے تو یقیناً نہ صرف دنیا اچھی ہوسکتی ہے بلکہ آخرت کی بہتریاں بھی نصیب ہوسکتی ہیں۔ ہر مدنی انعام اپنے اندر دین پر عمل اور گناہوں سے منہ موڑنے کی زبردست تحریک رکھتا ہے۔ چنانچہ **مدنی انعام** نمبر 26 ہمیں ایک بہت بڑے گناہ سے بچاتا ہے، **مدنی انعام** یوں ہے: **آج آپ نے کہیں نامحرم رشتے**

داروں، نامحرم پڑوسیوں نیز دیور یا جیٹھ سے مَعَاذَ اللہ بے تکلف ہو کر اور ہنس ہنس کر گفتگو کرنے کا ممنوع کام تو نہیں کیا؟ کیا ان کے سامنے آنے سے کترائیں اور ان سے شرعی پردہ کیا؟

یاد رکھئے! بے پردگی انسان کو دنیا و آخرت میں رسوا کرتی ہے، بے پردگی کرنے والی اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتی چلی جاتی ہے، بے پردگی کی وجہ سے ہر وقت دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، بے پردگی کی وجہ سے عجیب بے سکونی سی طاری رہتی ہے، بے پردگی کی وجہ سے نَفسانی خَواہشات و خیالات غالب رہتے ہیں، لہٰذا خود کو بے پردگی اور بدنگاہی جیسے گناہوں سے دور رکھئے اور اپنی زندگی کے مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سیکھتی ہیں: فرمانِ

1 ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۷ ۹، حديث: ۱۷۵

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجه، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ هندیه، ۵/۳۵۹) ❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰) ❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹) ❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ❀ عزت والے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**